دعا میں ہاتھ اٹھانے کی شرعی حیثیت اور دعا کی اقسام

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی کو ہاتھ اٹھاتے وقت جسم میں درد ہوتا ہو اور وہ دعا میں ہاتھ اٹھائے بغیر دل ہی میں دعا کرلے، تو کیا وہ گناہ گار ہو گا؟

جواب

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عمومی طور پر جب کوئی بندہ دعا کرے، تو اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ بندہ اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرے، ہتھیلیاں آسمان کی طرف پھیلا کر دعا کرے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی طریقہ تھا اور لوگوں کو بھی اسی کا حکم ارشاد فرمایا گیا، اسی لئے علمانے آدابِ دعا میں یہ بات بیان کی کہ دعا کرتے ہوئے اپنے ہاتھ سینے تک، کندھوں تک یا چہرے کے مقابل لائے یا اتنے بلند کرے کہ بغل کی سفیدی ظاہر ہو جائے اور اپنی ہتھیلیاں آسمان کی طرف پھیلائے کہ آسمان دعا کا قبلہ ہے۔

امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ اپنی سنن میں حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: "ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کان اذا دعا فرفع یدیہ مسح وجھہ بیدیہ" یعنی بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب دعا کرتے، تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر اُٹھاتے اور اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر لیتے تھے۔ (سنن ابی داود، جلد 2، صفحہ 79، مطبوعہ: بیروت)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے کا حکم بھی ارشاد فرمایا، چنانچہ سننِ ابی داوٗد میں حضرت مالک بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "إذا سألتم اللہ فاسألوہ ببطون أکفکم، ولا تسألوہ بظھورھا" یعنی جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو، تو اپنی ہتھیلی کے پیٹ سے کرو، پشت سے نہ کرو۔ (سنن ابی داود، جلد 2، صفحہ 78، مطبوعہ: بیروت)

اس حدیث کے تحت مراۃ المناجیح میں ہے : " دعا کے وقت ہتھیلیاں آسمان کی طرف پھیلاؤ اور ہاتھوں کی پیٹھ زمین کی طرف رکھو کیونکہ مانگنے والا داتا کے سامنے لینے کے لئے ہتھیلی ہی پھیلاتا ہے " (مراۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 298، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

مراۃ المناجیح میں ہی ایک اور مقام پر ہے : " عام دعاؤں میں ہاتھ سینے تک اٹھانا سنت ہے کہ عادۃً بھکاری مانگتے وقت داتا کے سامنے یہاں تک ہی ہاتھ اٹھاتے اور پھیلاتے ہیں " (مراۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 302، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

فضائلِ دعا میں ہے : " ادب 24 : بہ کمالِ ادب ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر سینے یا شانوں یا چہرے کے مقابل لائے یا پورے اٹھائے یہاں تک کہ بغل کی سپیدی ظاہر ہو، یہ ابتہال ہے (یعنی گریہ وزاری کے ساتھ دعا کرنا)۔ ادب 25 : ہتھیلیاں پھیلی رکھے۔ قال الرضاء: یعنی ان میں خم نہ ہو کہ آسمان قبلۂ دعا ہے، ساری کفِ دست مواجہ آسمان رہے " (فضائلِ دعاء، صفحہ 75، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

عمومی دعاؤں کا یہی طریقہ ہے کہ ہاتھ اٹھا کر دعا کی جائے، لیکن اگر کوئی دعا کرتے ہوئے ہاتھ نہیں اٹھاتا، تو وہ گناہ گار بھی نہیں اور دعا کرنے کے ظاہری انداز میں مجبوری کے تحت ہاتھ نہیں بلند کرتا تو اس پر کوئی ملامت نہیں ہو سکتی کہ صحیح عذر میں تو واجب اور دیگر احکام میں رعایت مل جاتی ہے تو مستحب کام میں رعایت کیوں نہ ملے گی۔

واضح رہے کہ دعا کرنے کے دو انداز ہیں : ایک یہ ہے کہ بندہ ظاہری طور پر ہاتھ اٹھا کر دعا کرے. جس کے متعلق اوپر روایات بیان کی گئیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ بندہ ظاہری دعا کے ساتھ ساتھ دل میں اللہ تعالی سے دعا کرے، فریاد کرے۔ جب دل میں دعا کی جائے، تو علما نے اس کا طریقہ ہی یہ بیان فرمایا ہے کہ ہاتھ اٹھائے بغیر دعا کی جائے کہ اللہ رب العالمین نے قرآنِ کریم میں پوشیدہ دعا کرنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا، جس میں انسان باطنی طور پر دعا مانگتا ہے، ظاہر ہے کہ اس انداز پر ہاتھ اٹھائے بغیر ہی دعا کی جاتی ہے۔ لہٰذا یہ بھی دعا کا ایک انداز ہے۔

چنانچہ اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے : (اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ) " ترجمۂ کنز الایمان : اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ، بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔ (پارہ 8، سورۂ اعراف، آیت 55)

تفسیر خازن میں ہے: ”وخفية يعني سرا في أنفسكم وهو ضد العلانية والأدب في الدعاء أن يكون خفيا لهذه الآية“ یعنی خفیہ سے مراد اپنے دل میں لوگوں سے چھپا کر دعا کرو اور یہ علانیہ کی ضد ہے اور اس آیت کے پیشِ نظر دعا میں ادب یہ ہے کہ دعا پوشیدہ ہو۔ (تفسیر خازن، جلد2، صفحہ210، مطبوعہ: دار الکتب العلمیۃ)

درمختار میں ہے: ”وفي وتر البحر: الدعاء أربعة: دعاء رغبة يفعل كما مر ودعاء رهبة يجعل كفيه لوجهه كالمستغيث من الشئ، ودعاء تضرع يعقد الخنصر والبنصر ويحلق ويشير بمسبحته ودعاء الخفية ما يفعله في نفسه“ یعنی البحر الرائق کے باب الوتر میں ہے: دعا چار طرح کی ہے: ایک ”دعائے رغبت“ یہ اس طرح کی جائے گی جیسے پیچھے گزرا (یعنی اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلائے)، ”دعائے رہبت“ اس میں اپنی ہتھیلی کو اپنے چہرے کی طرف رکھے جیسے کسی کام پر مدد طلب کرنے والا اور ”دعائے تضرع“ اس میں چھنگلیا اور اس کے برابر والی انگلی کو ملائے اور حلقہ بنائے اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کرے اور چوتھی ہے ”دعائے خفیہ“ یہ وہ ہے جو دل میں کی جائے۔

علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ دعائے خفیہ کے تحت فرماتے ہیں: ”قال في شرح المنية: يعني ليس فيه رفع لأن في الرفع إعلانا“ یعنی شرح منیہ میں فرمایا: دعائے خفیہ میں ہاتھ نہیں اٹھائے جائیں گے، کیونکہ ہاتھ اٹھانے میں اعلان کرنا پایا جاتا ہے۔ (رد المحتار علی الدر المختار، جلد2، صفحہ265، مطبوعہ: کوئٹہ)

حلیۃ الناجی میں ہے: ”وفی دعاء الخفية ما يفعله المرء فی نفسه ويدعوه بلا رفع اليد لان فی الرفع اظهار حاله و الممدوح اخفاء حاله بقدر وسعه لقوله تعالیٰ: اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً“ یعنی دعائے خفیہ وہ ہے جو آدمی اپنے دل میں کرتا ہے اور ہاتھ اٹھائے بغیر دعا کرتا ہے کیونکہ ہاتھ اٹھانے میں اپنی حالت کو ظاہر کرنا ہے جبکہ تعریف بقدرِ طاقت اپنے حال کو پوشیدہ رکھنے کی کی گئی ہے، کیونکہ اللہ پاک نے فرمایا: تم اپنے رب سے دعا مانگو عاجزی و پوشیدگی کے ساتھ۔ (حلیۃ الناجی، صفحہ335، مطبعہ عثمانیہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13703

تاریخ اجراء: 05شعبان المعظم1446ھ/04فروری2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net